Att: Abiha SDPI

E.Mail: shaborozeb7@yahoo.com
آزاد اور حقیقت پسند صحافت کے 24 سال
سرکاری اور نجی اشتہارات ABC کیلئے باقاعدہ منظور شدہ
جلد نمبر 12
شمارہ نمبر 68
سوموار 10 تا 16 جون 2013
رجسٹرڈ ایل نمبر 7928
قیمت 5 روپے
ہفت روزہ
شب و روز
بانی: محمد رب نواز اختر (مرحوم)
خانیوال
فون: 2552300
Weekly SHABO-ROZE KHANEWAL
ایڈیٹر امتیاز علی اسد

بچوں کی تعلیم و تربیت کو اپنی بہترین مصروفیت قرار دیجئے

تعلیمی بحران اور عوامی احتساب

تحریر: ذیشان علی خان

تعلیم کے بغیر کسی بھی ملک یا معاشرے کی ترقی اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکتی۔ تعلیم ملکی [illegible] ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتی ہے۔ یہ اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آج دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں اپنے معیار تعلیم کو مزید بہتر کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں۔ کیونکہ زندہ قومیں ہمیشہ تعلیم کی قدر دان اور اسکا موثر استعمال بروئے کار لانے پر زور دیتی ہیں۔ تعلیم ہمارے نظریاتی اور معاشی استحکام کے لیے ٹھیک اسی طرح ضروری ہے جیسے کسی جسم میں دوڑتا ہوا خون۔ جس طرح خون پورے جسم میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ ہمارے معاشرے میں تعلیم کو بھی اسی طرح سرایت ملنی چاہیے۔ لیکن افسوس کہ ہم ایک مسلم مملکت ہونے کے باوجود اور اس اہم مقصد کو حاصل کرنے سے دور بلکہ بہت دور ہوئے پڑے ہیں۔ ہمارا مذہب تو ہمیں گود سے لے کر گور تک علم کی تگ و دو کا درس دیتا ہے۔ لیکن ہم نے جس طرح اسلام کے باقی پہلوؤں کو پس پشت ڈالا ہوا ہے اسی طرح اس مقدس فریضہ سے بھی دوری اختیار کی ہوئی ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم مرض کے اصل سبب کی جانچ پڑتال کریں، الٹا ہم نے تعلیمی نظام کو طعنہ زنی کرنا ہوتی ہے۔ آج کیا وجہ ہے کہ ملک پاکستان تنزلی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ اس کی وجہ صرف تعلیم سے دوری ہے۔ جس وقت تک مسلمان تعلیم سے منسلک رہے انہوں نے دنیا میں اپنا مقام جمائے رکھا۔ لیکن آج ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ملکی ترقی اور استحکام تعلیم کے بغیر ممکن نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیم کو ترقی کی سیڑھی سمجھ کر اس پر چلتے ہوئے ترقی کی منازل طے کریں۔ آج تعلیم کا مقصد روزگار کمانا اور اچھا بزنس مین بننے تک محدود ہو کے رہ گیا ہے نہ کہ اچھا انسان یا اچھے معاشرے کی تکمیل۔ تعلیم ایک مذہبی اور قومی فریضہ ہے جو کہ ہم سب پر فرض ہے لہذا اس کے فروغ کی ذمہ داری ہم سب پر عائد ہوتی ہے۔ پاکستان میں تعلیمی بحران کافی حد تک بڑھتا جا رہا ہے ہمارے ملک میں پرائمری اور مڈل لیول تک کے بچوں کی سکول چھوڑنے کی شرح گھمبیر صورت اختیار کرتی جا رہی ہے اور سکول جانے کی عمر کے بچوں کو سکول بھیجنے کے لیے کوئی اکسانے والا نہیں۔ ہمارے نظام تعلیم میں چاہے کتنی ہی خامیاں کیوں نہ ہوں لیکن اگر اساتذہ اور [illegible] اہل علاقہ اپنا کردار ادا کریں تو نہ صرف موجودہ صورتحال کو مزید ابتر ہونے سے بچایا جاسکتا ہے بلکہ اس میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں پرائمری اور مڈل لیول کے پرائیویٹ سکولوں میں پڑھنے والے بچوں میں یہ سوچ سما چکی ہے کہ وہ گورنمنٹ سکولوں میں پڑھنے والے طالب علموں کو حقیر سمجھتے ہیں۔

اس تمام صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر معاشرے کی سطح پر شہریوں کا اپنے نزدیکی گورنمنٹ سکول کے ساتھ تعاون کو یقینی بنایا جائے۔ گورنمنٹ آف پنجاب نے سکول مینجمنٹ کمیٹی کی شکل میں ایک نظام بھی وضع کیا ہے جس میں علاقے کے لوگوں کو اپنے قریبی گورنمنٹ سکول کے امور میں اساتذہ کا ہاتھ بٹانا اور اپنے سکول کے نظام کی بہتری کے لیے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرانا ہوتی ہے۔ لیکن یہ کمیٹیاں بہت کم فعال ہیں اور جہاں کہیں فعال بھی ہیں وہاں صرف کاروائی کی حد تک۔ میں نے اپنے موجودہ پروجیکٹ جو کہ ادارہ برائے پائیدار ترقی کے تعاون سے خانیوال اور وہاڑی میں تعلیم کی بہتری پر چل رہا ہے یہ دیکھا کہ گورنمنٹ سکول چاہے لڑکوں کا ہو یا لڑکیوں کا، یہ کمیٹیاں کم فعال ہیں اور بہت کم کمیٹی ممبران سکول کے امور میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ایک پاکستانی شہری ہونے کے ناطے گورنمنٹ سکولوں کے اساتذہ سکول مینجمنٹ کمیٹی اور اہل علاقہ کے دوسرے سرکردہ افراد کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس بات پر توجہ دینی ہوگی کہ ہمارے معاشرے میں تعلیم عام ہو۔ جب تک یہ تینوں گروہ اپنا کردار احسن طریقے سے پیش نہیں کریں گے اور اپنے علاقے میں تعلیم کے لیے سر توڑ کوششیں نہیں کریں گے تب تک کسی بھی علاقے کا بہتر تعلیمی معیار ممکن نہیں۔ ہمارے گورنمنٹ سکولوں میں بہتر اور تجربہ کار اساتذہ موجود ہیں، لیکن ہم لوگوں کی سوچ میں پھر بھی پرائیویٹ سکول بسے ہوئے ہیں۔ آج سے 15 سال پہلے جب ان پرائیویٹ سکولوں کا قیام نہ ہونے کے برابر تھا، تب بھی اس ملک میں بڑے بڑے دانشور، انجینئر، ڈاکٹر اور سائنسدان تھے۔ اگر آج سکول مینجمنٹ کمیٹیاں، اہل علاقہ اور میڈیا اس مسئلے کے حل کے لیے تیار ہو جائیں تو وہ وقت دور نہیں جب ہم دیکھیں گے کہ ہمارے گورنمنٹ ادارے بھی کسی سے کم نہیں۔ جس طرح والدین پرائیویٹ سکولوں میں بچوں کو داخل کروا کر توجہ دیتے ہیں اسی طرح گورنمنٹ سکولوں کے بچوں کے والدین کو بھی توجہ دینی ہوگی۔ آج پاکستان بہت سے مسائل میں گھرا ہوا ہے اور ان میں سب سے بڑا مسئلہ غربت ہے جس پر کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی جا رہی۔ اس طرح کے تمام مسائل ہمارے تعلیم کی دوری کی وجہ سے ہیں۔ اگر پاکستان کا ہر شہری تعلیم کو اپنا قومی و مذہبی فریضہ سمجھ کر اس کے لیے اپنے وقت کی قربانی دے تو وہ لمحہ جلد دیکھنے کو ملے گا جب پاکستان بھی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں ہوگا۔ اس ترقی کو پانے کے لیے ہر والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوائے اور اس بات کا فرق کیے بغیر کہ صرف بیٹے کو تعلیم دلوائی جائے۔ اسلام اور ملکی قانون میں لڑکے اور لڑکی کی تعلیم کو برابر کی اہمیت دی ہے۔ اس لیے اس فرق کو سامنے رکھے بغیر بچوں کی تعلیم پر توجہ دینی ہوگی۔ اپنے بچوں اور ملک پاکستان کے بہتر مستقبل کے لیے اپنا کردار پیش کرنا ہوگا۔ تب ہم کہہ سکیں گے کہ ہم نے اس ملک و قوم کی خدمت کی ہے۔